حیاتِ اعلیحضرت
۱۹۳۸ء
مظہر المناقب
جلد اوّل
از ملک العلماء مولانا ظفر الدین صاحب رضوی رحمۃ اللہ علیہ
یہ کتاب مختلف حصوں میں مفت تقسیم کی جارہی ہے۔
بیرونی حضرات دس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔
S-2
490
7576
مرکزی مجلس رضا

سلسلۂ اشاعت نمبر ۹۲ سال طباعت ۱۹۹۲ء

حیاتِ اعلیحضرت

۱۹۳۸ء

مظہر المناقب

جلد اوّل (۱)

از ملک العلماء مولانا ظفر الدین صاحب رضوی رحمۃ اللہ علیہ

یہ کتاب مختلف حصوں میں مفت تقسیم کی جا رہی ہے،
بیرونی حضرات دس روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں۔

خاں ابن محمد سعادت یار خاں بہادر بریلی ملک روہیلکھنڈ کے بزرگترین علمائے کرام اور قوم افغان بڑھیچ سے تھے ان کے آباؤ اجداد سلاطین دہلی کے دربار میں بڑے بڑے عالی مرتبہ منصب ششش ہزاری پر فائز تھے مولانا رضا علی خانصاحب ۱۲۲۴ھ میں پیدا ہوئے اور شہر ٹونک میں مولوی خلیل الرحمن صاحب مرحوم مغفور سے علوم درسیہ حاصل کر کے ۲۳ سال کی عمر میں ۱۲۴۷ھ کو سند فراغ حاصل کر کے مشار الیہ اماثل و اقران و مشہور اطراف و زمان ہوئے خصوصاً علم فقہ و تصوف میں کامل مہارت حاصل فرمائی۔ بہت پر تاثیر تقریر فرماتے آپ کے اوصاف شمار سے باہر ہیں خصوصاً نسبت کلام سبقت سلام زہد و قناعت علم و تواضع تجرید و تفرید آپ کی خصوصیات سے تھا ۲ جمادی الاولیٰ ۱۲۸۲ھ میں اس دار فانی سے رحلت فرمائی بڑھیچ بائے موحدہ عربیہ و رائے ثقیلہ ہندیہ دونوں مفتوح اور یائے تحتانیہ ساکن اور جیم فارسی موقوف سے ایک گروہ افغان کا ہے۔ اُن کو روہیلہ بھی کہتے ہیں انتہی

حضرت کی کرامات

حضرت حجۃ الاسلام مولانا شاہ حامد رضا خانصاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے کمالات و کرامات میں بیان فرماتے تھے کہ

پہلا واقعہ۔ حضرت کا گزر ایک روز کوچہ سیتارام کی طرف سے ہوا ہندوؤں کے تہوار ہولی کا زمانہ تھا ایک ہندنی بازاری طوائف نے اپنے بالاخانہ سے حضرت پر رنگ چھوڑ دیا یہ کیفیت شارع عام پر ایک جوشیلے مسلمان نے دیکھتے ہی بالاخانہ پر جا کر تشدد کرنا چاہا مگر حضور نے اُسے روکا اور فرمایا بھائی کیوں اس پر تشدد کرتے ہو اُس نے مجھ پر رنگ ڈالا ہے خدا اُسے رنگ دے گا۔ یہ فرمانا تھا کہ وہ طوائف بیتابانہ قدموں پر آ کر گر پڑی اور معافی مانگی اور اسی وقت مشرف باسلام ہوئی حضرت نے اُسی مسلم نوجوان کے ساتھ اس کا عقد کر دیا۔

دوسرا واقعہ۔ دوسرا واقعہ بیان فرماتے تھے کہ حضرت کے اعزہ میں ایک صاحب مسمی بہ نازش علی خاں محلہ سوداگراں میں رہتے تھے ایک مرتبہ حاضر خدمت ہو کر کچھ رقم بطور قرض حاصل کی اُن کے شباب کا زمانہ تھا اور مزاج آزاد واقع ہوا تھا اسی لئے حضور نے فرمایا تھا اس رقم کو بیجا صرف نہ کیا جائے اقرار کیا اور چلے گئے اُسی روز اسی روپیہ کو لے کر ایک طوائف کے یہاں گئے جب زینہ پر پہنچے دیکھتے ہیں کہ حضرت کا عصا اور چھتری رکھی ہے اُلٹے پاؤں واپس ہوئے دوسرے بالاخانہ پر گئے وہاں بھی یہی کیفیت دیکھی

واپس ہوئے تیسری جگہ گئے یہی ماجرہ دیکھا بالآخر واپس ہوئے اور حاضر خدمت اقدس ہو کر صدق دل سے توبہ کی

تیسرا واقعہ:۔ تیسرا واقعہ بیان فرماتے تھے ایک برہمن ایک مسلمان لڑکے پر فریفتہ ہو گیا تھا۔ ایک دن وہ لڑکا بھاگتا ہوا آیا اور حضرت کی پناہ لی اس برہمن نے تلوار سے حملہ کیا جس سے کچھ خراش حضرت کے بھی آگئی اس زمانہ میں دو پہلوان متصل مکان حکیم عبدالصمد صاحب رہتے تھے ان دونوں اور ایک راہ گیر مسلمان نے مل کر اس برہمن کو خوب زدوکوب کی آپ نے فرمایا کیوں مارتے ہو اللہ اسے سزا دے گا چنانچہ دیکھا گیا کہ سڑکوں کی نالیوں کا پانی مونہہ لگا کر پیتا تھا جب تک زندہ رہا یوں ہی خراب خستہ مارا مارا پھرا کیا۔

چوتھا واقعہ:۔ فقیر قادری جامع حالات رضوی غفرلہ کہتا ہے فتنہ ۱۸۵۷ء کے بعد جب انگریزوں کا تسلط ہوا اور انہوں نے شدید مظالم کئے۔ تو لوگ ڈر کے مارے پریشان پھرتے تھے بڑے لوگ اپنے اپنے مکانات چھوڑ کر گاؤں وغیرہ چلے گئے لیکن حضرت مولانا رضا علی خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ محلہ ذخیرہ اپنے مکان میں برابر تشریف رکھتے رہے اور پنج وقتہ نمازیں مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے ایک دن حضرت مسجد میں تشریف رکھتے تھے کہ ادھر سے گوروں کا گزر ہوا خیال ہوا کہ شاید مسجد میں کوئی شخص ہو تو اس کو پکڑ کر پیٹیں مسجد میں گھسے ادھر ادھر گھوم آئے بولے کہ مسجد میں کوئی نہیں ہے حالانکہ حضرت مسجد ہی میں تشریف فرما تھے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو اندھا کر دیا کہ حضرت کو دیکھنے سے معذور رہے یہ کرامت حضرت کی اس معجزہ صادقہ نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تصدیق ہے کہ شب ہجرت کفار کے مجمع میں سے وجعلنا من بین ایدیھم سدا ومن خلفھم سدا فاغشینھم فھم لا یبصرون ۵ اور ہم نے ان کے آگے دیوار بنا دی اور ان کے پیچھے ایک دیوار اور انہیں اوپر سے ڈھانک دیا تو انہیں کچھ نہیں سوجھتا ترجمہ رضویہ پارہ ۲۲ سورہ یٰسین رکوع ۱) حضور باہر تشریف لے آئے اور وہ لوگ کھڑے دیکھتے رہے مگر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی کو نظر نہ آئے۔

علامہ محمد حسن صاحب علمی جن کا خطبہ ہندوستان میں ہر جگہ پھیلا ہوا ہے شہر تو شہر دیہات تک مساجد میں وہی خطبہ پڑھا جاتا ہے وہ حضرت ہی کے شاگرد و مرید تھے۔ اور یہ خطبہ ان کی نظر انور سے گزرا ہوا ہے اور آج تک جو خطبہ علمی چھپتا ہے اس کے اخیر میں مصنف کی یہ عبارت

ضرور ہوتی ہے۔ اس مؤلف عاصی محمد حسن علمی سید داری جناب باری عز اسمہ سے یہ ہے کہ اپنے فضل عمیم اور طفیل رسول کریم ملقب بہ انک لعلی خلق عظیم کے ہم سب مومنین کو بعفو جرائم و عصیان اور فیضان توفیق و احسان کے عزت بخشے اور ہمارے مرشد و مولیٰ عالم علم ربانی مقبول بارگاہ سبحانی مخزن اسرار معقول و منقول کاشف استاد فروع و اصول مطلع العلوم مجمع الفہوم عالم باعمل فاضل بے بدل منبع الاخلاق منہل الاشفاق مصدر احسان مظہر الامتنان مولانا و مخدومنا لوذعی زمان مولوی رضا علی خاں کو بیچ دونوں جہان کے رحمت خاصہ میں اپنے رکھکر اقصیٰ مراتب قبولیت کو پہنچائے آمین یا رب العلمین حضرت مولانا رضا علی خانصاحب قدس سرہٗ العزیز کے صاحبزادہ حضرت مولانا نقی علی خاں صاحب قادری برکاتی آل رسولی ہیں جن کے مختصر حالات رسالہ مبارکہ جواہر البیان فی اسرار الارکان مطبوعہ مطبع حسنی محلہ سوداگران میں محررہ اعلیحضرت امام اہلسنت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز حسب ذیل ہیں۔ وہ جناب فضائل مآب تاج العلماء رأس الفضلاء حامی سنت ماحی بدعت بقیۃ السلف حجۃ الخلف رضی اللہ عنہ وارضاہ و فی اعلیٰ غرف الجنان بواہ سلخ جمادی الاخری یا غرہ رجب ۱۲۴۶ھ بارہ سو چھیالیس ہجریہ قدسیہ کو رونق افزائے دار دنیا ہوئے اپنے والد ماجد حضرت مولائے اعظم جو عظیم فضائل پناہ عارف باللہ صاحب کمالات باہرہ و کرامات ظاہرہ حضرت مولانا مولوی رضا علی خاں صاحب روح اللہ روحہ و نور ضریحہ سے اکتساب علوم فرمایا بحمد اللہ منصب شریف علم کا پایہ ذروہ علیا کو پہنچا۔

ع
راست مے گویم و یزداں نہ پسندد جز راست

جو دقت انظار و حدت افکار فہم صائب و رائے ثاقب حضرت حق جل و علا نے انہیں عطا فرمائی ان دیار و امصار میں اس کی نظیر نظر نہ آئی فراست صادقہ کی یہ حالت تھی کہ جس معاملہ میں جو کچھ فرمایا وہی ظہور میں آیا عقل معاش و معاد دونوں کا بروجہ کمال اجتماع بہت کم سنا یہاں آنکھوں سے دیکھا علاوہ بریں سخاوت، شجاعت، علو ہمت کرم و مروت صدقات خفیہ مبرات جلیہ بلندی اقبال دبدبہ و جلال موالات فقرا امر دینی میں عدم مبالات باغنیا حکام سے عزلت رزق موروث پر قناعت وغیر ذلک فضائل جلیلہ و خصائل جمیلہ کا حال وہی جانتا ہے جس نے اس جناب کی برکت صحبت سے شرف پایا ہے ع ایں نہ بحریست کہ در کوزہ تحریر آید

مگر سب سے بڑھکر یہ کہ اس ذات گرامی صفات کو خالق عزوجل نے حضرت سلطان رسالت

علیہ افضل الصلاۃ والتحیہ کی غلامی و خدمت اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعدا پر غلظت و شدت
کے لئے بنایا تھا بحمد اللہ ان کے بازوئے ہمت و سطوت صولت نے اس شہر کو فتنہ مخالفین سے یکسر پاک کر
دیا کوئی اتنا نہ رہا کہ سر اٹھائے یا آنکھ ملائے یہاں تک کہ شعبان ۱۲۹۳ھ کو مناظرہ دینی کا عام اعلان کیا بنام تاریخی
۱۲ ۹۲
اصلاح ذات بین طبع کرایا اور سوائے مہر سکوت یا عار فرار و غوغائے جہال و عجز و اضطراب کے کچھ جواب نہ پایا
فتنہ ششتل کا شعلہ کہ سب سے سر بفلک کشیدہ تھا۔ اور تمام اقطار ہند میں اہل علم اس کے اطفا پر عرق ریزہ
گردیدہ اس جناب کی ادنیٰ توجہ میں بحمد اللہ ملک ہندوستان سے ایسا فرو ہوا کہ جب سے کان ٹھنڈے ہیں اہل
فتنہ کا بازار سرد ہے خود اس کے نام سے جلتے ہیں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت روز ازل سے
۱۲ ۹۱ ھ
اس جناب کے لئے ودیعت تھی جس کی قدرے تفصیل رسالہ تنبیہ الجہال بالہام الباسط المتعال
میں مطبوع ہوئی ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء تصانیف شریفہ اس جناب کی سب علوم دینیہ میں نافع
مسلمین دافع مفسدین والحمد للہ رب العالمین از انجملہ الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ
الم نشرح کہ مجلد کبیر ہے علوم کثیرہ پر مشتمل وسیلۃ النجاۃ جس کا موضوع ذکر حالات سید کائنات
ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجلد وسیط سرور القلوب فی ذکر المحبوب کہ مطبع نولکشور میں چھپی اور
یہ کتاب مستطاب جواہر البیان فی اسرار الارکان جس کی خوبی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے ع

ذوق ایں مے نہ شناسی بخدا تا نہ چشی

فقیر غفر اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف اس کے ڈھائی صفحوں کی شرح میں ایک رسالہ مسمی بہ زواہر الجنان
من جواہر البیان ملقب بنام تاریخی سلطنۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ تالیف کیا اصول الرشاد
لقمع مبانی الفساد جس میں دو سو قواعد ایضاح و اثبات فرمائے جن کے بعد نہیں مگر سنت کو قوت اور بدعت نجدیہ کو موت و حسرت ہدایۃ البریۃ
الی الشریعۃ الاحمدیہ کہ دس فرقوں کا رد ہے یہ کتابیں مطبع صبح صادق سیتاپور میں طبع ہوئیں اذاقۃ الآثام لمانعی عمل المولد و
القیام ان شاء اللہ العزیز عنقریب شائع ہوگی پہلی بار مطبع اہلسنت و جماعت بریلی میں مع شرح اعلیحضرت مسمی بیشاقۃ
الکلام فی شرح اذاقۃ الآثام طبع ہو کر شائع ہوئی مدت سے ایک نسخہ بھی باقی نہ رہا اب ان شاء اللہ دوبارہ طبع ہو کر شائع
ہوگی فضل العلم والعلماء ایک مختصر رسالہ کہ بریلی میں طبع ہوا ازالۃ الاوہام رد نجدیہ تزکیۃ الایقان رد تقویۃ الایمان
کہ یہ عشرہ کاملہ زمانہ حضرت مصنف قدس سرہ میں تصنیف ہو چکا الکواکب الزہراء فی فضائل العلم و آداب العلماء جس کی تخریج احادیث
میں فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے رسالہ النجوم الثواقب فی تخریج احادیث الکواکب لکھا الروایۃ الرویہ فی الاخلاق النبویۃ

امام اہلسنت قدس سرہ العزیز کے مورث اعلیٰ ہیں یہ اپنی وزارت کے عہدہ سے علیحدہ ہو کر زہد و ریاضت میں مشغول ہو گئے تھے ان کا ایک مشہور واقعہ ہے جو ان کے صاحبزادہ حافظ قرآن جناب حافظ کاظم علی خاں صاحب وزیر آصف الدولہ سے مروی ہے کہ جب شاہزادہ موصوف ترک دنیا کر کے زہد و ریاضت میں مشغول ہوئے صاحبزادہ صاحب خدمت والا میں حاضر ہوئے۔ تو شہزادہ والا تبار کو دھونی رمائے دیکھا اپنی قیمتی شال نذر کر دی حضرت نے اُسے آگ میں ڈال دیا جب وہ جلنے لگی تو حافظ صاحب نے دل میں خیال کیا کہ ناحق میں نے دی انہوں نے جلا دی اگر اپنے پاس نہ رکھتا تھا تو کسی کو دے دیتے اس کو فائدہ پہنچتا اس طرف ان کو یہ خیال آیا اُدھر شال کا آخری کنارہ کہ جلنے کو باقی تھا شاہزادہ صاحب نے وہ کونا پکڑ کر پوری شال آگ سے نکال کر حافظ صاحب کو دی اور فرمایا کہ یہ ایسی چیز نہیں تھی جس میں دھکڑ پکڑ ہو۔ سعادت یار خانصاحب کے دو فرزند اور تھے ایک شاہزادہ معظم خانصاحب ان کی اولاد میں مولوی بخش اللہ خانصاحب وغیرہ ہیں۔ تیسرے صاحبزادہ مکرم خانصاحب ہیں اُن کی اولاد نرینہ اب نہیں ہے البتہ اُن کی نسل اُن کی نواسیوں کی اولاد ہے۔

سعید اللہ خاں صاحب

سعادت یار خانصاحب وزیر محمد شاہ

۱ اعظم خاں صاحب — ۲ معظم خاں صاحب — ۳ مکرم خاں صاحب

اعظم خاں صاحب نے دو عقد کئے پہلی زوجہ سے حافظ کاظم علی خانصاحب ہیں اور دوسری بیوی سے چار صاحبزادیاں ہوئیں حافظ کاظم علیخانصاحب آصف الدولہ کے یہاں وزیر تھے انہوں نے تین شادیاں کیں زوجہ اولیٰ سے تین اولادیں دو لڑکے اور ایک لڑکی زوجہ ثانیہ سے تین لڑکیاں اور تیسری بیوی جو حرم تھی اُس سے ایک لڑکا مسمی بہ جعفر علی خاں جس کی نسل ختم ہو گئی۔

اعظم خاں صاحب

۱ از زوجہ اولیٰ حافظ کاظم علیخانصاحب — ۲ ۳ ۴ ۵ از زوجہ ثانیہ چار صاحبزادیاں جنکے نام معلوم نہ ہو سکے۔

از زوجہ اولیٰ: امام العلما مولانا رضا علیخانصاحب — رئیس الحکما حکیم تقی علیخانصاحب — زینت بیگم عرف موتی بیگم

از زوجہ ثانیہ: بدر النسا — صدر النسا — قمر النسا

از زوجہ ثالثہ حرم: جعفر علی خاں

حضرت امام العلما مولانا رضا علی خانصاحب اعلیحضرت امام اہلسنت قدس سرہ العزیز کے جد

کہ جب اعلیٰحضرت پیدا ہوئے تو میرے والد ان کو جناب دادا صاحب قدس سرہ العزیز کی خدمت میں لے گئے دیکھکر گود میں لیا اور فرمایا یہ میرا بیٹا بہت بڑا عالم ہوگا۔ اور جب منجھلے میاں مولوی حسن رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے اُن کو دیکھکر فرمایا یہ میرا بیٹا مستان ہوگا۔

انہیں کا بیان ہے کہ والدہ صاحبہ فرماتی تھیں ایک روز کسی نے دروازہ پر آواز دی اعلیٰحضرت (کہ اُن کی عمر اس وقت دس برس کی تھی) باہر تشریف لے گئے دیکھا کہ ایک بزرگ فقیر منش کھڑے ہیں آپ کو دیکھتے ہی فرمایا آؤ آپ تشریف لے گئے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا تم بہت بڑے عالم ہو۔

جناب سید ایوب علی صاحب فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ محلہ سوداگراں کی مسجد کے قریب آپ کی طفولیت کے زمانہ میں ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی انہوں نے اعلیٰحضرت کو سر سے پاؤں تک بغور دیکھا اور کئی بار دیکھا پھر فرمایا تم رضا علی خاں صاحب کے کون ہو حضور نے جواب دیا "میں اُن کا پوتا ہوں" فرمایا "جبھی" اور فوراً تشریف لے گئے۔

مولوی عرفان علی صاحب قادری رضوی بیسلپوری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ میں اپنی مسجد کے سامنے کھڑا تھا۔ اس وقت میری عمر ساڑھے تین سال کی ہوگی ایک صاحب اہل عرب کے لباس میں ملبوس جلوہ فرما ہوئے یہ معلوم ہوتا تھا کہ عربی ہیں اُنہوں نے مجھ سے عربی زبان میں گفتگو فرمائی میں نے فصیح عربی میں اُن سے گفتگو کی اُس بزرگ ہستی کو پھر کبھی نہ دیکھا۔

جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ جس وقت اعلیٰحضرت قبلہ بطن مادر میں تھے آپکے والد ماجد صاحب نے ایک بہت ہی عجیب خواب دیکھا جسکے وجہ سے کچھ پریشانی سی لاحق ہوئی رات بھر اس خواب کی فکر میں رہے اور صبح اُٹھے تو بھی اسکی تشویش باقی تھی صبح حضرت سراپا فیض و برکت علامہ مولانا رضا علی خاں صاحب اور اپنے والد ماجد علیہما الرحمہ سے خواب بیان فرمایا حضرت ممدوح نے فرمایا بہت مبارک خواب ہے بشارت ہو کہ پروردگار عالم تمہارے نطفہ سے ایک فرزند عطا فرمائے گا۔ جو علم کے دریا بہائے گا۔ جس کا شہرہ مشرق مغرب میں پھیلے گا۔

ملفوظات حصہ اول میں ہے اعلیٰحضرت نے فرمایا کہ میں ایک روز حکیم وزیر علی صاحب کے یہاں قریب دس بجے دن کے جا رہا تھا میری عمر اُس وقت جیلانی اعلیٰحضرت مدظلہ کے پوتے یعنی برخوردار ابراہیم رضا خاں سلمہ کے برابر تھی (یعنی دس سال) کہ سامنے سے ایک بزرگ سفید

ریش نہایت شکیل و وجیہ تشریف لائے اور مجھ سے فرمایا۔ سنتا ہے نیچے آج کل عبدالعزیز ہے اس کے بعد عبدالحمید اُس کے بعد عبدالرشید (یعنی رشاد آفندی) اور فوراً نظر سے غائب ہو گئے چنانچہ اس وقت تک اُن بزرگ کا قول بالکل مطابق ہُوا۔

ملفوظات حصہ چہارم میں ہے بریلی میں ایک مجذوب بشیرالدین اخوندزادہ کی مسجد میں رہا کرتے تھے جو کوئی اُن کے پاس جاتا کم سے کم پچاس گالیاں سناتے مجھے اُن کی خدمت میں حاضر ہونے کا شوق ہُوا میرے والد ماجد قدس سرہ کی خوشی کہ کہیں باہر بغیر آدمی کے ساتھ لئے نہ جانا ایک روز رات کے گیارہ بجے اکیلا اُن کے پاس پہنچا اور فرش پر جا کر بیٹھ گیا وہ حجرہ میں چارپائی پر بیٹھے تھے۔ مجھکو بغور پندرہ بیس منٹ تک دیکھتے رہے آخر مجھ سے پوچھا تم مولوی رضا علی خاں صاحب کے کون ہو میں نے کہا میں اُن کا پوتا ہوں فوراً وہاں سے جھپٹے اور مجھکو اُٹھا کر لے گئے۔ اور چارپائی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا آپ یہاں تشریف رکھئے پوچھا کیا مقدمہ کے لئے آئے ہو میں نے کہا مقدمہ تو ہے لیکن میں اُس کے لئے نہیں آیا ہوں میں تو صرف دعاء مغفرت کے لئے حاضر ہوا ہوں قریب آدھے گھنٹے تک برابر کہتے رہے اللہ کرم کرے اللہ رحم کرے اللہ کرم کرے اللہ کرم کرے اللہ رحم کرے اس کے بعد میرے منجھلے بھائی (مولوی حسن رضا خاں صاحب مرحوم) ان کے پاس مقدمہ کی غرض سے حاضر ہوئے اُن سے خود ہی پوچھا کیا مقدمہ کیلئے آئے ہو عرض کی "جی ہاں" فرمایا مولوی صاحب سے کہنا قرآن شریف میں یہ بھی تو ہے نصر من اللہ و فتح قریب۔ بس دوسرے ہی دن مقدمہ فتح ہو گیا۔

واقعات طفولیت

جناب سید ایوب علی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ حضور کی عمر شریف تقریباً ۵۔۶ سال ہو گی اس وقت صرف ایک بڑا کرتا پہنے ہوئے باہر تشریف لائے کہ سامنے سے چند طوائف زنان بازاری گزریں آپ نے فوراً کرتے کا اگلا دامن دونوں ہاتھوں سے اُٹھا کر چہرہ مبارک کو چھپا لیا یہ کیفیت دیکھکر اونمیں کی ایک طوائف بول اُٹھی واہ صاحب بوخنہ تو چھپا لیا اور ستر کھول دیا آپنے برجستہ اوسکو جواب دیا جب نظر بہکتی ہے تب دل بہکتا ہے جب دل بہکتا ہے تو ستر بہکتا ہے یہ جواب سنکر وہ سکتہ کے عالم میں ہو گئی۔

انہیں کا بیان ہے کہ کاشانہ اقدس پر ایک مولوی صاحب چند بچوں کو پڑھایا کرتے تھے حضور بھی اُن سے کلام اللہ شریف پڑھا کرتے تھے۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ مولوی صاحب کسی آیۂ کریمہ میں بار بار ایک لفظ حضور کو بتلاتے تھے مگر آپ کی زبان سے نہیں نکلتا تھا وہ زبر بتاتے تھے

اور آپ زیر پڑھتے تھے یہ کیفیت حضور کے جد امجد حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب قطب الوقت رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھ کر حضور کو اپنے پاس بلالیا اور کلام پاک منگوا کر دیکھا تو اس میں کاتب سے اعراب کی غلطی ہوگئی تھی زیر کی جگہ زبر لکھ دیا تھا اور اسی طرح یہ تصحیح طبع ہوگیا تھا یعنی جو حضور پر نور رضی اللہ عنہ کی زبان مبارک سے نکلتا تھا وہی صحیح تھا حضور سے حضرت جد امجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ مولوی صاحب جس طرح تم کو بتاتے تھے اس طرح کیوں نہیں پڑھتے تھے عرض کیا میں ارادہ کرتا تھا کہ اسی طرح پڑھوں مگر زبان پر قابو نہ پاتا تھا حضرت جد امجد قدس سرہ العزیز نے فرمایا خوب اور تبسم فرما کر سر پر ہاتھ پھیرا اور دل سے دعا دی پھر ان مولوی صاحب سے فرمایا یہ بچہ صحیح پڑھ رہا تھا حقیقتاً کاتب نے غلط لکھ دیا ہے پھر قلم فیض رقم سے اس کی تصحیح فرمادی۔

انہیں کا بیان ہے کہ اس قسم کے واقعات مولوی صاحب کو بارہا پیش آئے تو ایک روز تنہائی میں حضور سے کہنے لگے صاحبزادے سچ سچ بتادو میں کسی سے کہوں گا نہیں تم انسان ہو یا جن ہو آپ نے فرمایا خدا کا شکر ہے میں انسان ہی ہوں اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم شامل حال ہے۔

انہیں کا بیان ہے ایک روز مولوی صاحب موصوف حسب معمول بچوں کو پڑھا رہے تھے کہ ایک بچے نے سلام کیا مولوی صاحب نے جواب دیا جیتے رہو اس پر حضور نے عرض کیا یہ تو سلام کا جواب نہ ہوا وعلیکم السلام کہنا چاہیے تھا مولوی صاحب سن کر بہت خوش ہوئے اور بہت دعائیں دیں۔

انہیں کا بیان ہے رمضان مبارک کا مقدس مہینہ ہے اور حضور پر نور اعلیحضرت کے پہلے روزہ کشائی کی تقریب ہے کاشانہ اقدس میں جہاں افطار کا اور بہت قسم کا سامان ہے ایک محفوظ کمرے میں فیرینی کے پیالے جمانے کے لئے چنے ہوئے تھے آفتاب نصف النہار پر ہے ٹھیک تمازت کا وقت ہے کہ حضور کے والد ماجد آپ کو اسی کمرے میں لیجاتے ہیں اور کواڑ دل کی جوڑیاں بند کرکے ایک پیالہ اٹھا کر دیتے ہیں کہ اسے کھالو عرض کرتے ہیں میرا تو روزہ ہے کیسے کھاؤں ارشاد ہوتا ہے بچوں کا روزہ ایسا ہی ہوتا ہے لو کھالو میں نے کواڑ بند کر دیئے ہیں کوئی دیکھنے والا بھی نہیں ہے۔ آپ عرض کرتے ہیں جس کے حکم سے روزہ رکھا ہے وہ تو دیکھ رہا ہے یہ سنتے ہی حضور کے والد ماجد کی چشمان مبارک سے اشکوں کا تار بندھ گیا اور کمرہ کھول کر باہر لے آئے۔

حضرت سے علم جفر سیکھنے کی غرض سے مدینہ شریف سے تشریف لائے تھے اور بہت عرصہ تک قیام کر کے علم جفر حاصل کیا جب مدنی صاحب کلکتہ جانے لگے تو حضرت سے فرمایا میرے ساتھ کوئی شخص ہوتا تو بہتر ہوتا حضرت نے حاجی کفایت اللہ صاحب کو ہمراہ کیا اور حاجی صاحب نے مجھ خادم سے کہا کہ میں کلکتہ جاتا ہوں اور اعلیحضرت کی خدمت تمہارے سپرد کرتا ہوں اور حضرت سے بھی یہی عرض کیا حضرت نے مجھے خدمت کے لئے قبول فرمایا۔

جناب علی محمد خانصاحب اعلیحضرت کے بھانجے فرماتے تھے کہ جناب والدہ ماجدہ صاحبہ فرماتی تھیں کہ اعلیحضرت نے کبھی پڑھتے میں منہ نہیں کی خود سے برابر پڑھنے کو تشریف لے جایا کرتے جمعہ کے دن بھی چاہا کہ پڑھنے کو جائیں مگر والد ماجد صاحب کے منع فرمانے سے رک گئے اور سمجھ لیا کہ ہفتہ میں جمعہ کے دن کی بہت اہمیت کی وجہ نہیں پڑھنا چاہئے۔ باقی چھ دن پڑھنے کے ہیں۔

حاجی کفایت اللہ صاحب کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ اعلیحضرت حاجی خدا بخش صاحب کے یہاں تشریف لے گئے۔ جب اعلیٰ حضرت اس مکان میں تشریف لیجا کر بیٹھے تو لڑکے نے مٹھائی لاکر رکھی کہ گیارہویں شریف کی فاتحہ کر دیجئے حضرت نے اس پر فاتحہ دی اور سر جھکا کر خاموش بیٹھے رہے اس کے بعد اس لڑکے کی بیوی بھی سامنے سر سے پاؤں تک چادر سے اپنے آپ کو چھپائے ہوئے آکر کھڑی ہو گئی۔ کہ اعلیحضرت سر اٹھائیں تو میں سلام کروں حضرت نے سر اٹھایا تو اس نے سلام کیا حضرت نے اس کا نام لے کر فرمایا کہ تم یہاں پر بیاہی ہو؟ وہ عورت حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری میاں صاحب مارہری قدس سرہ العزیز سے بیعت تھی۔

جناب سید ایوب علی صاحب کا بیان ہے کہ توسیع مسجد شریف کے لئے غلسخانہ کنواں طہارت خانہ مسقف کرنا تھا چنانچہ مستری علی حسین قادری رضوی مرحوم نے ستونوں کی تعمیر شروع کی ہی تھی کہ ظہر کے وقت حضور نے دیکھ کر فرمایا بھائی علی حسین یہ ستون تو کچھ اچھے نہیں معلوم ہوتے ہیں خوبصورت بنا دیجئے پھر فرمایا میں نے اپنے مکان کی تعمیر کے وقت کبھی دخل نہیں دیا۔ البتہ الماریوں کے لئے ضرور کہا تھا۔ اور وہ بھی اس لئے کہ کتابیں محفوظ رہیں۔

انہیں کا بیان ہے کہ سبک خرامی کا یہ حال تھا کہ کبھی حضور کے چلنے میں پائے مبارک کی چاپ سننے میں نہ آئی اکثر اوقات ایسا ہوا کہ میں اور برادرم قناعت علی پھاٹک میں سہ دری کے